51

أربعون حديثًا في تزكية النفس

قال رسول الله ﷺ نضّر الله امرأً سمع منّا شيئًا فبلّغه كما سمعه

اربعین تزکیۂ نفس



تالیف
ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنّہ
پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

51

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا

فِي تَزكِيَةِ النَّفْسِ

اربعین تزکیۂ نفس

تالیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: **اربعین تزکیۂ نفس**

تألیف: **ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اهتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَہٗ -وَہُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿ہُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْہُمْ یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْہِمْ وَ یُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ ۗ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲﴾ [الجمعۃ : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْہِمْ وَمَنْ تَبِعَہُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿ہُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْہُمْ یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْہِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾﴾ [الشورى: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ '' بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ '' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچا ئیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنالیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ... الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّىْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرْقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ ـــ))[2]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منٰی میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ـــ))

---

1. معرفة علوم الحديث، ص : 63۔
2. سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہو دِمخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِیْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) ❶

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ ❷

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

❶ العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

❷ تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِیْ تَزْکِیَةِ النَّفْسِ" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِينُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . أَمَّا بَعْدُ:

درحقیقت غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ۝﴾ (الأعلى : 14- 17)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وہ کامیاب ہوگیا جو پاک ہوگیا۔ اور اس نے اپنے رب کا نام یاد کیا، پس نماز پڑھی ۔ بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے۔''

حدیث 1

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ .)) [1]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تونگری کثرتِ مال کا نام نہیں بلکہ دل کی (مال ودولت سے) بے نیازی کا نام ہے۔''

طویل خواہشات انسان کو آخرت سے غافل کر دیتی ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ

[1] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، باب الغنى عنى النفس، رقم:6446.

وَكِيلًا ﴿٤٣﴾ (الفرقان : 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا آپ نے اسے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنالیا ہے؟ کیا پھر آپ اس کے ذمہ دار بنتے ہیں۔''

حدیث 2

((وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّمَا أَخْشٰى عَلَيْكُمُ اثْنَيْنِ: طُوْلَ الْأَمَلِ وَاتِّبَاعَ الْهَوٰى، فَإِنَّ طُوْلَ الْأَمَلِ يُنْسِى الْآخِرَةِ، وَإِنَّ اتِّبَاعَ الْهَوٰى يَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ.)) [1]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں: مجھے تمھارے بارے میں دو باتوں کا ڈر ہے، طویل اُمیدیں اور خواہشاتِ نفس کی پیروی۔ طویل اُمیدیں انسان کو آخرت سے غافل کر دیتی ہیں اور خواہشات نفس کی پیروی حق بات کو قبول کرنے میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔''

مال کے بڑھنے سے انسان کی خواہشات بھی بڑھنے لگتی ہیں

حدیث 3

((وَعَنِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلٰى مَنْ تَابَ.)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر ابن آدم کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو

---

[1] شرح السنة، كتاب الرقاق، باب طول الأمل والحرص، ص:286.

[2] صحيح بخاري، كتاب الرقاق، رقم:6438.

وہ تیسری کی آرزو کرے گا۔ ابن آدم کا پیٹ کوئی چیز نہیں بھر سکتی سوائے مٹی (قبر) کے، اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول فرماتے ہیں جو (مال ودولت کی حرص چھوڑ کر) اس کی طرف رجوع کرے۔''

انسان کی لمبی امیدیں اور خواہشات

حدیث 4

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مِلْأً مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا، أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اے لوگو! بے شک نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: ابن آدم کو اگر سونے سے بھرا ہوا ایک جنگل دے دیا جائے تو دوسرے جنگل کی خواہش کرے گا۔ اگر اسے دوسرا سونے سے بھرا جنگل دے دیا جائے تو وہ تیسرے کی خواہش کرے گا۔ ابن آدم کا پیٹ تو (قبر کی) مٹی ہی بھرتی ہے اور جان رکھو! اللہ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں (جو مال کی ہوس چھوڑ کر) اللہ کی طرف رجوع کرے۔''

حرام مال آخرت میں سراسر باعث وبال ہوگا

حدیث 5

((وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمَرَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: 6438۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اكْتَسَبَ مَالًا مِنْ مَأْثَمٍ، فَوَصَلَ بِهِ رَحِمَهُ، أَوْ تَصَدَّقَ بِهِ، أَوْ أَنْفَقَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، جُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ جَمْعًا، فَقُذِفَ بِهِ فِي جَهَنَّمَ .)) [1]

''اور حضرت قاسم بن مخیمرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے حرام طریقے سے مال کمایا اور اس کے ساتھ صلہ رحمی کی یا صدقہ و خیرات کیا یا فی سبیل اللہ خرچ کیا، ان سب نیکیوں کو جمع کیا جائے گا اور حرام کمانے والے کے ساتھ ان نیکیوں کو بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

دنیا کا میٹھا مال آخرت میں کڑوا ثابت ہوگا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝٨٨ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝٨٩﴾ (الشعراء: 88، 89)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جس دن نہ مال کوئی نفع دے گا اور نہ ہی اولاد۔ الا یہ کہ کوئی اللہ کے پاس (شرک و بدعت سے پاک) صحیح سالم دل کے ساتھ حاضر ہو۔''

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: حُلْوَةُ الدُّنْيَا مُرَّةُ الْآخِرَةِ، وَمُرَّةُ الدُّنْيَا حُلْوَةُ الْآخِرَةِ .)) [2]

---

[1] الترغيب والترهيب للالباني، رقم: 1721.

[2] المستدرك للحاكم، كتاب الزهد: 331/2۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو اپنے قبیلہ اشعری کے لوگوں کو مخاطب کر کے کہنے لگے: موجود لوگ میری بات غیر حاضر لوگوں تک پہنچا دیں۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔''

طالب دنیا مسلسل پریشان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝۲۰﴾

(الشوریٰ : 20)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کریں گے اور جو کوئی دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے ہم اس میں سے کچھ دے دیں گے اور آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں۔''

حدیث 7

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ .)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے آخرت کو اپنا مقصد حیات بنا لیا اللہ اس کے دل کو غنی بنا دیتا ہے

[1] سنن الترمذی، ابواب صفة القيامة:2465، سلسلة الصحيحة، رقم: 949، 950.

اور اس کے سارے مسائل سمیٹ دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جس نے دنیا کو اپنا مقصد حیات بنا لیا، اللہ اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے فقر رکھ دیتا ہے (اس کی آنکھیں مال سے کبھی نہیں بھرتیں) اور اس کے سارے مسائل بکھیر دیتا ہے اور دنیا بھی اس کے پاس اتنی ہی آتی ہے جتنی اس کے مقدر میں لکھی ہے۔''

مال و دولت کے بارے میں ہر انسان دھوکے میں مبتلا ہے

حدیث 8

((وَعَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ، قَالَ: فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ.))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال کے بجائے دوسروں کا مال پسند ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ہم میں ایسا تو کوئی بھی نہیں، ہر ایک کو اس اپنا مال ہی پسند ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا مال تو وہی ہے جو اس نے آگے (آخرت کے لیے) بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا وہ تو اس کے وارثوں کا مال ہے۔

[1] صحيح بخاري، كتاب الرقاق، رقم: 6442.

اللہ کی نافرمانی میں مال کو خرچ کرنے کی مذمت

حدیث 9

((وَعَنْ أَبِی كَبْشَةَ الْأَنَّمَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ، فَقَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ، عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا، فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا، فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ۔ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ۔ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا، فَهَذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ۔ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ .)) [1]

''اور حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: (لوگو!) میں تم سے ایک بات کہہ رہا ہوں اِسے یاد رکھنا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں چار قسم کے لوگ ہیں: [1] پہلا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں سے نواز رکھا ہے اور وہ مال کمانے اور خرچ کرنے میں اپنے رب سے ڈرتا ہے اور اس کے ذریعے صلہ رحمی کرتا ہے اور

[1] سنن الترمذی، ابواب الذھد، رقم: 2325، سنن ابن ماجه، رقم: 4228۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

مال میں اللہ کا حق جانتا ہے (زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات کرتا ہے)، یہ آدمی درجات میں سب سے اعلیٰ ہے [2] دوسرا وہ آدمی ہے جسے اللہ نے علم عطا فرمایا لیکن مال عطا نہیں فرمایا، اور وہ نیک نیتی سے کہتا ہے: اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں آدمی کی طرح خرچ کرتا۔ پس وہ اپنی نیت کا ثواب پائے گا اور دونوں آدمیوں کا ثواب ایک جتنا ہوگا۔ [3] تیسرا آدمی وہ ہے جسے اللہ نے مال دیا ہے لیکن علم نہیں دیا اور وہ اپنے مال کو بغیر علم کے تباہ کر رہا ہے۔ مال کمانے اور خرچ کرنے میں اپنے رب سے نہیں ڈرتا اور مال کے ذریعے صلہ رحمی نہیں کرتا اور مال میں اللہ کا حق نہیں جانتا۔ یہ تیسرا آدمی بدترین درجوں میں ہے۔ [4] چوتھا آدمی وہ ہے کہ اللہ نے اسے مال دیا ہے نہ علم دیا ہے۔ وہ یہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح خوب لٹاتا، یہ چوتھا آدمی بھی اپنی نیت کا گناہ سمیٹے گا اور دونوں کا گناہ برابر ہوگا۔''

دنیا کے پیچھے بھاگنا فاقہ لاتا ہے

حدیث 10

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ یَقُولُ: یَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِی أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى، وَأَسُدَّ فَقْرَكَ، وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ یَدَیْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو اپنے آپ کو میری عبادت کے لیے فارغ

[1] صحیح ابن حبان، رقم: 2477، کنز العمال، رقم: 43022۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کر لے، میں تیرا سینہ بھر دوں گا اور تیرا فقر و فاقہ دور کر دوں گا لیکن اگر تو اپنے آپ کو میری عبادت کے لیے فارغ نہیں کرے گا تو میں تجھے دنیا کے دھندوں میں پھنسا دوں گا اور تیرا فقر و فاقہ دور نہیں کروں گا۔''

حدیث 11

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ، فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ، وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ، جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ.)) [1]

''اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے دنیا کو اپنا مقصد حیات بنا لیا، اللہ اس کے سارے کام بکھیر دے گا اور اسے فقر و فاقہ میں مبتلا کر دے گا اور دنیا اسے ملے گی اتنی ہی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہے اور جس نے (ہر معاملے میں) آخرت کا ارادہ کیا، اللہ اس کے سارے کام درست فرما دے گا اور اس کے دل کو غنی کر دے گا اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آئے گی۔''

دنیا کے مال کی ہوس انسان کو ہلاک کر دیتی ہے

حدیث 12

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ أَكْثَرَ مَا

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، رقم:4105، سلسلة الصحيحة، رقم:950.

أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ ، قِيلَ: وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ؟ قَالَ: زَهْرَةُ الدُّنْيَا ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ فَقَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ قَالَ: أَنَا ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ ذَلِكَ ، قَالَ: لَا يَأْتِي الْخَيْرُ ، إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ ، أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ ، وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ .))[1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمھارے بارے میں سب سے زیادہ ڈر زمین کی ان نعمتوں کا ہے جو اللہ تمھارے لیے زمین سے نکالے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یارسول اللہ! زمین کی نعمتوں سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کی خوش حالی۔ ایک آدمی نے عرض کی کہ کیا خیر سے برائی بھی آتی ہے؟ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے (حتیٰ کہ) پھر ہم نے محسوس کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی پیشانی مبارک سے پسینہ صاف کیا اور فرمایا: سوال کرنے والا کدھر ہے؟ آدمی نے عرض کی کہ میں ہوں، یارسول اللہ! سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ دیکھ کر ہمیں اس آدمی پر رشک کیا۔

[1] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: 6427.

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھلائی سے تو بھلائی ہی آتی ہے لیکن یہ دنیا کا مال (بظاہر) بڑا سرسبز اور میٹھا لگتا ہے جیسے موسم بہار کی فصل ہری بھری اور خوبصورت ہوتی ہے لیکن وہ (ضرورت سے زیادہ کھانے والے جانور کو بدہضمی کر کے) مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے، سوائے اس جانور کے جو (اعتدال کے ساتھ) کھائے اور جیسے ہی اس کا پیٹ بھر جائے تو دھوپ میں چلا جائے، جگالی کرے، نرم پاخانہ کرے اور پیشاب کرے (اور ہضم ہونے کے بعد) دوبارہ چرے (تو وہ جانور ہلاک نہیں ہوگا)۔ پس یاد رکھو! یہ دنیا کا مال (بظاہر) بہت میٹھا ہے، لیکن جس نے اسے جائز طریقے سے حاصل کیا اور جائز جگہ پر خرچ کیا۔ اس کے لیے یہ مال ثواب کمانے کا بہترین ذریعہ ہے اور جس نے یہ مال ناجائز طریقے سے کمایا اس کی مثال ایسی ہے جو کھاتا ہے اور اس کا پیٹ نہیں بھرتا (وہ ہلاک ہوتا ہے)۔‘‘

دنیا کا مال اکٹھا کرنے میں زندگی بسر کرنے والا بے وقوف ہے

حدیث 13

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ، وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ، وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ.)) [1]

’’اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اس کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) کوئی گھر نہیں، اور دنیا کا مال اس کا مال ہے جس

[1] مسند احمد: 71/6، شعب الإيمان للبيهقي: 537/7، رقم: 10638، الترغيب والترهيب: 4753/4۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ”صحيح الإسناد“ قرار دیا ہے۔

کا (آخرت میں) کوئی مال نہیں۔ دنیا کا مال وہی جمع کرتا ہے جو بے عقل ہے۔''

مال اور منصب کا لالچ آدمی کے دین اور ایمان کو تباہ کر دیتا ہے

حدیث 14

((وَعَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ .)) [1]

''اور حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکریوں کے ریوڑ میں (چھوڑے گئے) دو بھوکے بھیڑیے اتنا جانی نقصان نہیں کرتے جتنا مال اور منصب کی حرص اور لالچ رکھنے والا آدمی دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔''

دنیا کی محبت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ﴾

(المنافقون : 9)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمھارے مال اور تمھاری اولاد تمھیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔''

---

[1] سنن الترمذی، ابواب الزهد، رقم :2376۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حدیث 15

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ: مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ الْمَعَادِ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا، لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ .))❶

''اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تمھارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے: جس نے سارے غموں کو ایک غم میں سمو دیا یعنی آخرت کا۔ اللہ اس کے دنیا کے غم اپنے ذمہ لے لے گا اور جو دنیا کے غموں میں مبتلا رہے گا تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں وہ کس وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ گم نام متقی آدمی سے محبت کرتے ہیں

حدیث 16

((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ .))❷

''اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے: بے شک اللہ متقی، غنی اور گم نام رہنے والے بندے سے محبت کرتے ہیں۔''

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، رقم: 4106، المشكاة، رقم: 263۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الزاهد، رقم:2965.

ریاکار عالم جنت سے محروم

حدیث 17

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ ، لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا! لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے وہ علم حاصل کیا جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو (وہ درست ہے) لیکن جو اسے دنیاوی مفادات کے لیے حاصل کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں پاسکے گا۔''

ریاکاری اعمال کو برباد کردیتی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝۳۸﴾

(النساء : 38)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ایسے لوگ (بھی اللہ کو پسند نہیں) جو لوگوں کے دکھاوے کے لیے اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور جس شخص کا ساتھی شیطان ہو تو وہ بہت برا ساتھی ہے۔''

حدیث 18

((وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بِيضًا ،

---

[1] سنن ابن ماجه ، كتاب السنة ، رقم :252۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا ، قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! صِفْهُمْ لَنَا ، جَلِّهِمْ لَنَا ، أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ ، وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللّٰهِ انْتَهَكُوهَا .)) [1]

''اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنی اُمت میں سے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت کے روز سفید تہامہ پہاڑ کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے۔ اللہ عزوجل انھیں غبار بنا کر اڑا دیں گے۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ان کی نشانی واضح فرما دیں تا کہ ہم لاشعوری طور پر کہیں ان میں شامل نہ ہو جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگاہ رہو وہ تمھارے جیسے جسم وجان والے تمھارے ہی بھائی بند ہوں گے اور راتوں کو اسی طرح عبادت کریں گے جس طرح تم کرتے ہو، لیکن ان کا حال یہ ہوگا کہ تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کریں گے۔''

تواضع کی فضیلت

حدیث 19

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ صَدُوقِ اللِّسَانِ ، قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ ، فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: هُوَ التَّقِيُّ

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، رقم:4245، سلسلة الصحيحة، رقم:505.

النَّقِیُّ ، لَا إِثْمَ فِیهِ وَلَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ کون سا آدمی سب سے اچھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مخموم دل اور سچی زبان والا آدمی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ سچی زبان والا تو ہمیں معلوم ہے۔ مخموم القلب سے کیا مراد ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: متقی اور پاک صاف دل، جس میں کوئی گناہ نہ ہو، نہ فخر نہ کینہ ہو، نہ حسد۔''

آباء واجداد کی بڑائی پر فخر کرنے کی مذمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ﴾ (الاعراف : 88)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس کی قوم میں سے جو سردار تکبر کرتے تھے انھوں نے کہا: اے شعیب! ہم تجھے اور ان لوگوں کو جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں، اپنی بستی سے ضرور نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں لوٹ آؤ گے۔ شعیب نے کہا: کیا (ہم تمھارے دین میں آ جائیں) اگرچہ ہم (اس سے) کراہت کرتے ہیں؟''

حدیث 20

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ یَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمُ الَّذِیْنَ مَاتُوْا ، اِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ ، اَوْ لَیَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِیْ یُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهٖ ،

[1] سنن ابن ماجه ، كتاب السنة ، رقم :4219، سلسلة الصحیحة ، رقم :948 .

اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ ، إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ ، النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ آدَمَ وَآدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ .)) ❶

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ فوت شدہ آباؤاجداد پر فخر کرنے سے باز آجائیں وہ جہنم کا کوئلہ ہیں ورنہ اللہ کے آگے اس گندے گوبر کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک سے گندگی دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم سے زمانہ جاہلیت کی نخوت اور آباؤاجداد پر فخر کرنے کے عیب کو تم سے دور کر چکا ہے، اب یا تو آدمی مومن اور متقی ہے یا پھر فاجر اور شقی ہے (یاد رکھو!) سارے لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا۔''

متکبر آدمی جنت سے محروم

حدیث 21

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنًا ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ ، اَلْكِبْرُ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ .)) ❷

❶ سنن الترمذی ، کتاب المناقب ، رقم :3955۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔
❷ صحیح ابن حبان ، کتاب الزینة:280/12۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ آگ میں داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا، ایک آدمی نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ایک آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو، اس کے جوتے اچھے ہوں تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے، تکبر یہ ہے کہ آدمی حق بات کو ٹھکرا دے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔''

نیکی والی لمبی عمر کی فضیلت

حدیث 22

((عَـنْ أُمِّ الْفَضْلِ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَـلَ عَلَى الْعَبَّاسِ رضي الله عنه وَهُـوَ يَشْتَـكِي، فَتَمَنَّى الْمَوْتَ، فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! لَا تَتَـمَنَّ الْمَوْتَ، إِنْ كُنْتَ مُحْسِنًا تَزْدَادُ إِحْسَانًا إِلَى إِحْسَانِكَ، وَإِنْ كُنْتَ مُسِيْئًا، فَإِنْ تُؤَخَّرْ تَسْتَعْتِبْ مِنْ إِسَاءَ تِكَ خَيْرٌ لَكَ، لَا تَتَمَنَّ الْمَوْتَ.))[1]

''اور حضرت اُم الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی بیماری میں عیادت کے لیے تشریف لائے تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ موت کی تمنا کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا!

[1] مسند احمد: 339/6، معجم کبیر طبرانی: 28/25، مجمع الزوائد: 202/10، رقم: 17541، الترغیب والترهیب، کتاب التوبة والزهد، رقم: 3396 ۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح الإسناد'' کہا ہے۔

موت کی تمنا نہ کرو۔ اگر تم نیکوکار ہو تو عمر کی زیادتی تمھاری نیکیوں میں اضافے کا باعث بنے گی اور یہ تمھارے لیے بہتر ہوگا اور اگر تمھارا شمار گناہ گاروں میں ہے تو تجھے اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کے لیے مہلت مل جائے گی اور وہ بھی تمھارے حق میں بہتر ہے لہٰذا موت کی تمنا نہ کرو۔''

گھر، بیوی اور خادم امیری کی نشانی

حدیث 23

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ، قَالَ: فَإِنَّ لِي خَادِمًا، قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے کسی آدمی نے (فضیلت جتلانے کے لیے) پوچھا کہ کیا ہم فقرائے مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ کیا تیری بیوی ہے جس کے ساتھ تم رہتے ہو؟ آدمی کہنے لگا: ہاں! بیوی تو ہے، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم نے پھر پوچھا کیا تمھارے پاس رہنے کے لیے گھر ہے؟ آدمی کہنے لگا، ہاں! گھر بھی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: تم اغنیاء میں سے ہو (فقراء میں سے نہیں)، آدمی نے کہا میرے پاس تو ایک نوکر بھی ہے، سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اچھا! پھر تو تمھارا شمار بادشاہوں میں ہوتا ہے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزهد، رقم:2979.

اچھی صحت بھی ضروریاتِ زندگی میں سے ہے

حدیث 24

((وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُنَّا فِي مَجْلِسٍ فَجاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَى رَأْسِهِ أَثَرُ ماءٍ فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا: نَرَاكَ الْيَوْمَ طَيِّبَ النَّفْسِ فَقَالَ: أَجَلْ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، ثُمَّ أَفَاضَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغِنَى فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنْ اتَّقَى، وَالصِّحَّةُ لِمَنْ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى وَطِيبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ.)) [1]

''اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ اکٹھے بیٹھے تھے۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر پانی کے آثار تھے ہم میں سے کسی نے عرض کی کہ آج ہم آپ ﷺ کو بہت مسرور دیکھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! آج میں واقعی بہت مسرور ہوں۔ پھر لوگ آپس میں سرمایہ داری کا ذکر کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تقویٰ کے ساتھ سرمایہ داری میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ متقی کے لیے صحت سرمایہ داری سے بھی بہتر چیز ہے اور طبیعت کا مسرور ہونا بھی اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔''

زندہ رہنے کے لیے دو ٹائم کی روٹی اور تن کا کپڑا کافی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ ﴾

(التکاثر: 1، 2)

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، رقم: 2141، سلسلة الصحيحة، رقم: 174.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تمھیں ایک دوسرے سے زیادہ حاصل کرنے کی حرص نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبرستان جا دیکھے۔''

حدیث 25

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ ، قَالَ: يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي ، مَالِي ، قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ ، اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ ، اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت سورہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ کی تلاوت فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال!، اے ابن آدم! تیرا مال اس سے زیادہ کیا ہے کہ جو تو نے کھا لیا وہ ختم ہو گیا جو تو نے پہن لیا وہ بوسیدہ ہو گیا اور جو صدقہ کیا وہ بچا لیا۔''

زندہ رہنے کے لیے خادم اور سواری کا گھوڑا کافی ہے

حدیث 26

((وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ رضی اللہ عنہ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ: نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ رضی اللہ عنہ وَهُوَ طَعِينٌ ، فَأَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُودُهُ۔ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ رضی اللہ عنہ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ مَا يُبْكِيكَ؟ أَيْ خَالِ! أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا؟ فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا؟ قَالَ:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزھد، رقم:2950.

عَـلَـى كُلٍّ لا ، وَلَكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا ، وَدِدْتُ أَنِّـي كُـنْـتُ تَبِـعْتُـهُ ـ قَـالَ: إِنَّكَ لَـعَلَّكَ تُدْرِكُ أَمْوَالًا تُقْسَمُ بَيْنَ أَقْـوَامٍ ، وَإِنَّـمَـا يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَدْرَكْتُ ، فَجَمَعْتُ .)) ❶

''اور حضرت سمرہ بن سہم رضی اللہ عنہ جو ابو ہاشم کی قوم سے ہیں، سے روایت کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گیا، جو نیز لگنے سے زخمی ہو گئے تھے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی سیدنا ابو ہاشم رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے آ گئے، سیدنا ابو ہاشم رضی اللہ عنہ رونے لگے، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ماموں جان! آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا درد کی تکلیف ہے یا دنیا سے جانے کا رنج ہے۔ (حالانکہ) زندگی کا بہترین حصہ تو بیت چکا ہے؟ سیدنا ابو ہاشم رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ دونوں باتیں نہیں، اصل بات یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا، کاش! میں اس عہد پر پورا اُترتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تیرے سامنے مال آئے گا جو لوگوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ اس مال میں سے تیرے لیے ایک خادم اور جہاد فی سبیل اللہ کے لیے ایک سواری کافی ہوگی (اس سے زیادہ نہ لینا)۔'' لیکن افسوس جب میں نے مال پایا تو اس سے زیادہ جمع کر لیا۔

تندرستی اور اہل وعیال کی سلامتی بہترین اثاثہ

حدیث 27

((وَعَـنْ سَـلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ

❶ سنن ابن ماجه ، كتاب الزهد ، رقم: 4103 ، المشكاة ، رقم : 5185ـ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، آمِنًا فِي سِرْبِهِ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا.)) [1]

''اور حضرت سلمہ بن عبیداللہ بن محصن انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح تندرست اٹھے اور اپنے اہل وعیال میں امن میسر ہو اور اس کے پاس ایک دن کی ضرورت کے مطابق روزی بھی ہو تو گویا اس کے لیے ساری دنیا اکٹھی کر دی گئی۔''

دنیا کے بیٹے نہ بنو، آخرت کے بیٹے بنو

حدیث 28

((وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً، وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ، فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ، وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ.)) [2]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دنیا پیٹھ پھیر کر رخصت ہو رہی ہے اور آخرت سامنے سے بھاگی چلی آ رہی ہے اور دونوں کے الگ الگ بیٹے ہیں۔ تم آخرت کے بیٹے بنو، دنیا کے بیٹے نہ بنو! اس لیے کہ آج عمل کا وقت ہے، حساب کتاب کا نہیں اور کل حساب کتاب کا وقت ہوگا، عمل کا نہیں۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، رقم: 4141، سلسلة الصحيحة، رقم: 2318.
[2] صحيح بخارى، كتاب الرقاق، باب فى العمل وطوله، معلقاً.

عارضی زندگی سے محبت ابدی زندگی کا خسارہ ثابت ہوگی

حدیث 29

((وَعَنْ اَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتِهِ أَضَرَّ دُنْيَاهُ، فَآثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى .)) 1

''اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی دنیا سے محبت کرے گا، وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچائے گا اور جو آدمی آخرت سے محبت کرے گا وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچائے گا لہٰذا باقی رہنے والی زندگی کو عارضی زندگی پر ترجیح دو۔''

دنیا کی ساری دولت دنیا وآخرت کے مقابلہ میں حقیر ہے

حدیث 30

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهُ: قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ .)) 2

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز ایک کافر کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا اور اس

---

1 مسند احمد: 412/4۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح الإسناد'' کہا ہے۔

2 صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: 6538.

سے پوچھا جائے کہ بتاؤ اگر تمھارے پاس زمین کے (وزن کے) برابر سونا ہوتو جہنم سے اپنی جان بچانے کے لیے دے دوگے۔ کافر کہے گا کہ ہاں! دے دوں گا۔ تب اسے کہا جائے گا کہ (دنیا میں) تجھ سے اس سے کہیں زیادہ آسان بات کا مطالبہ کیا گیا تھا (جس کا تو نے انکار کردیا)۔''

دنیا پرستوں کی مذمت

حدیث 31

((وَعَنْ مِرْدَاسِ بْنِ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقٰى جُفَالَةٌ كَحَفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ، لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً .)) [1]

''اور حضرت مرداس بن اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک لوگ ایک ایک کرکے (دنیا سے) رخصت ہو جائیں گے اور باقی (دنیا دار) جو کہ بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح کے لوگ رہ جائیں گے، ان کی اللہ تعالیٰ کو ذرہ برابر پرواہ نہیں ہوگی۔''

اللہ کے نزدیک یہ دنیا مچھر کے پر سے بھی زیادہ حقیر ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۗ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴾ (النساء: 77)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے: دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے اس شخص کے لیے جس نے پرہیزگاری اختیار کی اور تم پر کھجور کی گٹھلی کے دھاگے

[1] صحيح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: 6434.

کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

حدیث 32

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ .)) [1]

''اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس دنیا کی قیمت مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کا پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتے۔''

حدیث 33

((وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ وَلَا أَمَةٍ إِلَّا وَلَهُ ثَلَاثَةُ أَخِلَّاءَ، فَخَلِيلٌ يَقُولُ: أَنَا مَعَكَ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ، فَذٰلِكَ مَالُهُ، وَخَلِيلٌ يَقُولُ: أَنَا مَعَكَ فَإِذَا أَتَيْتَ بَابَ الْمَلِكِ تَرَكْتُكَ، فَذٰلِكَ خَدَمُهُ وَأَهْلُهُ، وَخَلِيلٌ يَقُولُ: أَنَا مَعَكَ حَيْثُ دَخَلْتَ وَحَيْثُ خَرَجْتَ، فَذٰلِكَ عَمَلُهُ .)) [2]

''اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مرد اور عورت کے تین دوست ہیں۔ پہلا دوست کہتا ہے کہ میں دنیا میں

---

[1] سنن الترمذی، کتاب صفة جهنم واهلها، رقم: 2320، سلسلة الصحيحة، رقم: 940.

[2] الترغيب والترهيب: 171/4، مجمع الزوائد: 250/10، رقم: 17844۔ یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔

تیرے ساتھ ہوں، جو کچھ چاہے لے لے اور جو چاہے چھوڑ دے، یہ اس کا مال ہے۔ دوسرا دوست وہ ہے جو اسے کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں لیکن جب تو فرشتے کے دروازے (موت) پر پہنچے گا تو میں تمھیں چھوڑ دوں گا، یہ دوست اس کے خادم اور اہل وعیال ہیں۔ تیسرا دوست کہتا ہے کہ میں (مستقل) تیرے ساتھ ہوں، جہاں کہیں بھی تو آئے یا جائے اور یہ اس کا عمل ہے۔''

دنیا کی زندگی عارضی اور آخرت کی زندگی ابدی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (العنكبوت : 64)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور یہ دنیا کی زندگی ایک کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں، اور بلاشبہ دارِ آخرت (کی زندگی) ہی (اصل) زندگی ہے، کاش! لوگ جانتے ہوتے۔''

حدیث 34

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَيَمُرُّبِنَا وَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ لِلْمُهَاجِرَه)) [1]

''اور حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خندق میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ مٹی کھودر ہے تھے اور ہم مٹی ڈھور ہے تھے۔ آپ ﷺ نے ہم پر نگاہ ڈالی اور یہ شعر پڑھا: یااللہ! زندگی تو بس آخرت کی

[1] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم:6414.

ہے، انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔''

آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حیثیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴾

(الرعد : 26)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کی نسبت (حقیر) متاع ہی تو ہے۔''

حدیث 35

((وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوقِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ فَمَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ ، فَتَنَاوَلَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟ فَقَالُوا: مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: اَتُحِبُّونَ اَنَّهُ لَكُمْ؟ قَالُوا: وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِاَنَّهُ اَسَكُّ ، فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ؟ فَقَالَ: فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ .)) [1]

''اور حضرت جابر (عبداللہ) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بازار میں جا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں طرف لوگ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے کان والے بھیڑ کے مردہ بچے کے پاس سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کان پکڑا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ تم میں سے کون اسے ایک درہم کے بدلے خریدنا پسند کرتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ہم تو اسے ایک پائی میں بھی خریدنا پسند نہیں کرتے اور اسے خرید کر کیا کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] صحیح مسلم، کتاب الزهد، رقم: 2957.

ارشاد فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ یہ تمھیں (کسی بھی طرح) ملے؟ لوگوں نے عرض کی کہ واللہ! اگر یہ زندہ بھی ہوتا تب بھی یہ عیب والا تھا کہ اس کے کان چھوٹے ہیں، مردہ حالت میں اسے کون لے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جس طرح یہ مردار تمھارے نزدیک حقیر ہے اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔''

اس زندگی دا اعتبار ناہیں

حدیث 36

((وَعَنِ ابْـنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَـقُـولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَـحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ . وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب شام کر لو تو صبح کا انتظار مت کرو (شاید صبح سے پہلے ہی موت آجائے) اور جب صبح کر لو تو شام کا انتظار کرو (ممکن ہے شام سے پہلے ہی موت آجائے) اور تندرستی کے دوران بیماری کے لیے تیار رہو اور زندگی میں موت کا سامان تیار کرو۔''

دنیا کا مال و دولت اور اہل وعیال سب عارضی چیزیں ہیں

حدیث 37

((وَعَـنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَـالَ: قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَتْبَعُ الْـمَيِّـتَ ثَلَاثَةٌ، فَيَـرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ، يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ

[1] صحيح بخاری، کتاب الرقاق، رقم:6416.

وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ .)) ❶

''اورحضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، دو واپس پلٹ آتی ہیں، ایک باقی رہ جاتی ہے۔ میّت کے گھر والے اور اس کا مال اور اس کا عمل تینوں میت کے ساتھ جاتے ہیں، اس کے گھر والے اور اس کا مال واپس پلٹ آتے ہیں اور باقی صرف عمل رہ جاتا ہے۔''

حدیث 38

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ .)) ❷

''اورحضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں لوگوں کی اکثریت دھوکے میں پڑی ہے (کہ یہ ہمیشہ حاصل رہیں گی) صحت اور فراغت۔''

حدیث 39

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهٗ: اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ ، وَغِنَائَكَ قَبْلَ فَقْرِكَ ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ .)) ❸

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الزهد، رقم:2960.
❷ صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم:6412.
❸ مستدرك حاكم: 306/4، الترغيب والترهيب: 251/4، شرح السنة: 182/5۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو: [1] بڑھاپے سے پہلے جوانی کو [2] بیماری سے پہلے صحت کو [3] غربت سے پہلے امیری کو [4] مصروفیت سے پہلے فرصت کو اور [5] موت سے پہلے زندگی کو۔''

حدیث 40

((وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ، أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے وہ سب ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور جس سے وہ محبت کرے یا علم سیکھنے والے یا عالم کے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] سنن ابن ماجه، ابواب الزهد، رقم: 4112، سلسلة الصحيحة، رقم: 2797.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیث نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخاری، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذی، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابی الجلبی، القاهرة، 1398هـ.

4: السـنن لأبی داود سليمان بن الأشعث السجستانی (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السـنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينی، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقی، مطبعة الحلبی، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامی، بيروت، 1398هـ.

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائی (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانی، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانی، طبعة المكتب الإسلامی.

10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقی، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمی، منشورات دار الكتاب العربی، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزی، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبی الأرقم، بيروت.